وحدت رمضان اور عیدین کے بارے میں مشاہیر امت کی آراء

کچھ عرصہ قبل ماہنامہ الحق نے وحدت رمضان اور عیدین کے بارے میں ایک استفتاء شائع کیا تھا کہ کیا اس پر اتفاق ممکن ہے کیونکہ یہ عالم اسلام کا ایک اہم اور متنازعہ مسئلہ ہے۔ اس سلسلہ میں دارالعلوم حقانیہ کی یہ کوشش ہے کہ امت مسلمہ کم از کم اس مسئلہ پر تو اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ کرے۔ گذشتہ نو ماہ سے اس مسئلہ پر بحث جاری ہے۔ اس کے ساتھ ہمیں اُمت مسلمہ کی مشاہیر علماء اور مفتیان کی طرف سے کافی حوصلہ افزاء آراء موصول ہوئی ہیں جن میں سے بعض نظر قارئین ہیں۔ (ادارہ)

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

الجواب حامداً و مصلیاً

حنفیہ کے اصل مذہب میں اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے' اس لئے ایک جگہ کی رؤیت سے پورے عالم اسلام میں روزہ رکھنا اور عید کرنا جائز ہے اور موجودہ حالات میں اس اصل مذہب پر عمل کا فتویٰ دیا جاسکتا ہے۔ البتہ اس میں دو شرطیں ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ جس جگہ کی رؤیت کا اعتبار کیا جارہا ہے وہاں رؤیت کا ثبوت شرعی ضابطہ شہادت (جسکی مکمل تفصیل کتب فقہ میں ہے) کے مطابق ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ خبر دوسرے شہروں میں طریق شرعی سے پہنچے' طریق شرعی یہ ہے کہ دو آدمی آکر یہ گواہی دیں کہ ہم نے خود چاند دیکھا ہے یا یہ گواہی دیں کہ ہمارے سامنے فلاں شہر کے قاضی نے چاند دیکھنے کی شہادت قبول کر کے چاند ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے یا خبر مستفیض ہو جائے۔ اگر یہ دو شرطیں پائی جائیں تو اختلاف مطالع کے غیر معتبر ہونے کی بنیاد پر دنیا بھر میں رمضان و عید ایک دن ہونے کا انتظام ممکن ہے۔ بشرطیکہ اسلامی حکومتیں اس پر متفق ہو کر مذکورہ بالا شرائط پوری کرنے کا اہتمام کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید حسین احمد۔ دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴۔ ۲۴۔ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

الجواب صحیح۔ احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی :

سماحۃ الشیخ مفتی غلام قادر نعمانی زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد

فقد وصلت الی رسالتکم القیمة المکتوبة فی مسئلة توحید الصوم والعید فی جمیع الممالک الإسلامیة وسررت جداً بتحقیقاتکم الثمنیة فنحن متفقون معکم فی هذه المسئلة ونسئل الله تعالیٰ ان یوفق العالم الإسلامی وعلماء الإسلام علی هذه المسئلة وکتب علی هذا الموضوع بعض العلماء قبلکم ولکن ماالتفت احدالی هذه المسئلة وحقیق بان یتوجه الیها العلماء ۔ والسلام ۔اخوکم فی الدین مفتاح الله عفی عنه

مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن نگران مدرسۃ تعلیم الاسلام گلشن عمر سہراب گوٹھ

٦-رمضان المبارک ١٤١٩ھ

دار الافتاء جامعہ قاسم العلوم 'ملتان' پاکستان

صحیح اور مختار مذہب کے موافق اختلاف مطالع ہلال صوم وفطر میں معتبر نہیں یہی راجح اور معتبر اور ظاہر الروایۃ کے موافق ہے۔ واختلاف المطالع غیر معتبر علی ظاهر المذهب وعلیه اکثر المشائخ وعلیه الفتوی بحرعن الخلاصه ہمارے لئے فقہائے محققین کی رائے گرامی ہی حجتامہ ہے۔ فقط۔ حررہ منظور احمد 'مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

دار الافتاء ادارہ منہاج القرآن 'ماڈل ٹاؤن لاہور

محترم غلام قادر نعمانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! نہ صرف شوافع بلکہ دیگر مسالک فقہ میں بھی بلاد بعیدہ (جو شرقاً غرباً بعید ہوں) میں اختلاف مطالع معتبر ہے۔لہذا تمام دنیا میں توحید الصوم والاعیاد کے بارے میں آپ کا پیش کردہ تصور ممکن نہیں۔ سعودی حکومتی رؤیت ہلال میں رؤیت کا مفہوم رؤیت بالبصر کی بجائے رؤیت بالبصیرت مراد لیتی ہے یعنی قرائن کو رؤیت کے قائمقام قرار دیتی ہے۔ یہ ایک بلادلیل تحقیق ہے۔ جس پر عمل کی وجہ سے سعودیہ مین رمضان 'عیدین اور بالخصوص حج غلط

تاریخوں میں منعقد ہوتے ہیں اور اس غلط روش کی وجہ سے اسلام کی جگ ہنسائی بھی ہوتی ہے۔ لہذا اگر محض سعودی حکومت تحقیقی شرعی سے اغماض ترک کر کے رؤیت ہلال کے نبوی حکم کو جو متواتر احادیث سے ثابت ہے بحال کر دے تو روزوں اور عیدین میں دو دن کا فرق ایک دن میں سمٹ آئے گا۔ یعنی پوری دنیا میں قمری تاریخ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر تبدیل ہونے لگے گی۔ اگر توحید الصوم والاعیاد سے آپ کی مراد اختلاف تاریخ قمری کو ۲۴ گھنٹے سے کم مدت میں لانا ہے تو یہ ممکن ہے اور ہم اس کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔ والسلام

مفتی عبدالقیوم خان صاحب۔ ادارہ منہاج القرآن' لاہور

خلاصہ : ڈاکٹر عدنان علی الفراجی الجامعہ الاعظمیہ بغداد' عراق

الاستاذ مفتی غلام قادر نعمانی (اکرمہ اللہ)۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کرتا ہوں اور آپ کے لئے دعاگو ہوں کہ اللہ آپ کو اسلام اور مسلمین کی خدمت کا موقع میسر فرمادیں۔ آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا۔ میں نے بغور مطالعہ کیا اور آپ کے انداز بیان نے مجھے حیران کیا۔ آپ نے جو تمنا ظاہر کی ہے یہ وقت کا اہم تقاضا ہے اور ہر وقت اور ہر عمل میں مسلمانوں کا اتفاق اور اتحاد محمود اور قابل ستائش ہے اور اختلاف و تفریق مذموم ہے۔ رؤیت ہلال کے بارے میں اسلام نے واضح بیان کیا ہے کہ مسلمان عادل' عاقل' بالغ کی گواہی پر روزہ رکھنا اور عید منانا بھی جائز ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا یہی ارشاد کہ رؤیت پر روزہ رکھو اور عید مناؤ۔ آپ نے جو رائے پیش کی ہے۔ یہی صواب اور حق ہے اور ہم اسکی تائید کرتے ہیں۔ ہماری رائے یہ ہے کہ کسی ایک شہر کی گواہی عالم اسلام کیلئے کافی ہے۔ ہر شہر میں رؤیت کی ضرورت نہیں۔ خدا کرے کہ مسلمانانِ عالم اس بات پر متفق اور متحد ہوں۔

الفقیر الی اللہ

(الدکتور) عدنان علی کرموش الفراجی

مدینۃ الاعظمیہ جوار الامام الاعظم۔

بغداد' العراق۔ ۹۔ شوال ۱۴۱۹ھ

جناب حضرت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب
استاذالحدیث جامعہ دارالسنۃ نہیلہ چاٹگام بنگلہ دیش وناظم اعلیٰ جمعیۃ خالد بن ولیدؓ الخیریہ ارکان برما

روہنگیا کے پناہ گزینوں کا حال زار

یہ بد قسمت روہنگیا پناہ گزین دو ٹولیوں پر بٹا ہوا ہے۔ ایک ٹولی کو بین الاقوامی یو۔ایس۔ ایچ۔ سی۔ آر۔ کے رجسٹریشن کی حیثیت حاصل ہے۔ انکے کچھ احوال یہ ہیں۔

سکونت : جس طرح کی جھونپڑیوں میں انہیں بسایا گیا ہے۔ انسان تو کجا انسانوں کے پالتو جانوروں کو بھی ایسی جھونپڑیوں میں نہیں رکھا جاتا۔ گرمیوں کے موسم میں آتشکدہ کی طرح گرم ہوتی ہیں۔ گرمی کیوجہ سے عام پناہ گزینوں کے تمام بدن کھر درائینی کا شکار ہو چکے ہیں۔ پھوڑے پھنسی سے تمام پناہ گزین پریشان ہیں۔ برائے نام علاج سے ان کا دفعیہ نہیں ہو جاتا۔

خوراک : انہیں اب یو۔این۔ایچ۔ سی۔ آر۔ اور بنگلہ سرکار کے کارکنان کی ملی بھگت سے اتنی کم خوراک دیجاتی ہے کہ کس طرح قدر کفاف نہیں ہوتا۔ جن گھرانوں میں چھوٹے بچے کم ہیں۔ سب یا زیادہ بڑے آدمی ہیں انہیں ہفتہ کیلئے دی ہوئی راشن ناکافی ہو کر اور کہیں سے بقدر ضرورت خوراک بطور خود خرید کر مہیا کرنا پڑتا ہے۔ جہاں نہ کمائی نہ روزگار بعض غریب گھرانوں کو ہفتہ میں کچھ دن فاقہ بھی کرنا پڑتا ہے۔

علاج معالجہ : چونکہ خوراک غیر مناسب دیجاتی ہے اور ہجوم سے بعض اوقات غیر قابل تحمل تعفن بھی پھیل جاتا ہے جن سے مختلف قسم کے امراض خصوصی طور پر ملیریا، ڈاریا وغیرہ کے علاوہ امراض شکم و جلدی بیماریاں بہت جلد پھیل جاتی ہیں ان کے علاج کیلئے باقاعدہ اور مکمل کوئی انتظام نہیں جو کچھ برائے نام علاج کا انتظام ہے اس سے کفایت نہیں ہوتا۔ لہذا پناہ گزینوں میں اموات کثرت سے واقع ہوتی ہیں اور زندہ لوگ بھی نیم جان و ادھ موا ہو کر رہ گئے ہیں۔